اَیَّامُ الْحَجِّ

ایام حج کے مسائل

8 ذِیْ الْحَجَّةِ یَوْمُ التَّرْوِیَّةِ

عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھولنے والے بیرونی حجاج (یعنی متمتع) نیز میقات کے اندر رہائش پذیر حج کے خواہش مند تمام حضرات کو 8ذی الحجہ کواپنی رہائش گاہ سے احرام باندھنا چاہئے۔

◆عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ... فَمَنْ کَانَ دُوْنَہُنَّ فَمِنْ اَھْلِہٖ وَکَذَا فَکَذٰلِکَ حَتّٰی اَھْلُ مَکَّةَ یُھِلُّوْنَ مِنْھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت عبداللہ بن عباسw سے روایت ہے کہ رسول اللہe نے (احرام باندھنے کے لئے) میقات کے اندر رہنے والوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ اپنی اپنی رہائش گاہ سے ہی احرام باندھیں حتی کہ مکہ مکرمہ میں رہائش پذیر لوگ مکہ مکرمہ سے ہی احرام باندھیں۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حج افراد اور حج قران ادا کرنے والے بیرونی حجاج کو میقات سے باندھے ہوئے پہلے احرام کے ساتھ ہی 8 ذی الحجہ کو منیٰ میں پہنچنا چاہئے۔

8 ذی الحجہ کو نماز ظہر سے قبل منیٰ پہنچنا مسنون ہے۔

مکہ مکرمہ سے سواری پر منیٰ جانا جائز ہے۔

منیٰ میں 8 ذی الحجہ کی نماز ظہر‘ عصر‘ مغرب‘ عشاء اور 9ذی الحجہ کی نماز فجر‘ پانچ نمازیں مکمل کرنا مسنون ہے۔

عَنْ جَابِرٍ فِیْ حَدِیْثِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ...فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ التَّرْوِیَّةِ تَوَجَّھُوْا اِلٰی مِنًی فَاَھَلُّوْا بِالْحَجِّ وَرَکِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَصَلّٰی بِھَا الظُّھْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَ الْفَجْرَ ثُمَّ مَکَثَ قَلِیْلاً حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت جابرt سے حجة الوداع کی حدیث میں روایت ہے جب یوم ترویہ(8 ذی الحجہ) کا دن آیا‘ تو صحابہ کرامy (مکہ مکرمہ سے ہی) احرام باندھا اور منیٰ کے لئے روانہ ہوئے۔ رسول اکرمe نے سواری پر نکلے اور منیٰ میں ظہر‘ عصر‘ مغرب اور عشاء اور (9 ذی الحجہ کی) فجر کی نمازیں ادا کیں۔ پھر (عرفات روانہ ہونے سے قبل) تھوڑی دیر رکے۔ یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔ (پھر عرفات روانہ ہوئے) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

8 ذی الحجہ کو ظہر سے قبل منیٰ پہنچنا اور وہاں پانچ نمازیں ادا کرنا سنت ہے، واجب نہیں۔

اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا لَمْ تَخْرُجْ مِنْ مَکَّةِ یَوْمَ التَّرْوِیَةِ حَتّٰی دَخَلَ اللَّیْلَ وَذَھَبَ ثُلُثَہٗ رَوَاہُ اْبُن المُنْذِرِ

حضرت عائشہr 8 ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ سے منیٰ رات گئے پہنچیں حتی کہ ایک تہائی رات گزر گئی۔ اسے ابن منذر نے روایت کیا ہے۔

وضاحت :

اگر کوئی شخص8 ذی الحجہ کو منیٰ نہ جاسکے اور9 ذی الحجہ کو سیدھا عرفات پہنچ جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں نہ ہی کوئی دم یا فدیہ ہے۔

دوران حج منیٰ، عرفات، مزدلفہ ہر جگہ مقامی اور غیر مقامی سب لوگوں کو تمام نمازیں قصر ادا کرنا چاہئیں۔

عَنْ حَارِثَۃَ ابْنِ وَّہْبٍ الْخُزَاعِیِّ ص قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ا بِمِنًی وَالنَّاسُ اَکْثَرُ مَا کَانُوْا فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ۔رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی t فرماتے ہیں میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم e کے پیچھے نماز پڑھی۔ اس موقع پر آپ e کے ساتھ بہت سے (مقامی اور غیر مقامی) لوگ تھے۔ آپ e نے سارے حجۃ الودع میں (سب کو) دو رکعتیں (یعنی قصر) نماز پڑھائی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ ص قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ا مِنَ الْمَدِیْنَۃِ اِلٰی مَکَّۃَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی رَجَعَ قُلْتُ کَمْ اَقَامَ بِمَکَّۃَ قَالَ عَشْرًا۔رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت انس بن مالک t کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ e کے ساتھ (حج کے لئے) مدینے سے مکے کے لئے نکلے‘ تو (اس تمام عرصے میں) دو دو رکعتیں ادا کرتے رہے۔ یہاں تک کہ مدینے واپس پہنچ گئے۔ راوی نے پوچھا کہ ”آپ مکے میں کتنے دن ٹھہرے؟“ حضرت انس بن مالک t نے جواب دیا ”دس روز۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت :

حج کے موقع پر4 ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ پہنچے۔ 7,6,5 ذی الحجہ مکہ مکرمہ میں قیام فرمایا۔8 ذی الحجہ کو منیٰ‘9 ذی الحجہ کو عرفات اور مزدلفہ،13,12,11,10 ذی الحجہ کو منیٰ میں قیام فرمایا اور14 ذی الحجہ کو مدینے روانہ ہوگئے۔ اس طرح آپ e کا مکہ مکرمہ میں قیام دس روز تک رہا۔ اس دوران آپ e ہر جگہ قصر نماز ادا فرماتے رہے۔

دوران حج منیٰ‘ عرفات اور مزدلفہ کسی بھی جگہ نبی اکرم e کا مقامی لوگوں کو پوری نماز ادا کرنے کا حکم دینا کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

8 ذی الحجہ کو منیٰ جانے سے پہلے طواف افاضہ کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

{{{

9 ذِیْ الْحَجَّۃِ یَوْمُ الْعَرَفَۃِ

9 ذی الحجہ (یوم عرفہ) کو سورج طلوع ہونے کے بعد منیٰ سے عرفات روانہ ہونا چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 234کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے تکبیر و تہلیل اور تلبیہ پکارنا مسنون ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ا مِنْ مِنًی اِلَی عَرَفَاتِ مِنَّا الْمُلَبِّی وَمِنَّا الْمُکَبِّرُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت عبداللہ بن عمر w فرماتے ہیں ہم رسول اللہ e کے ساتھ منیٰ سے عرفات جانے کے لئے نکلے ہم میں سے کوئی تلبیہ کہہ رہا تھا اور کوئی تکبیر۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : تکبیر سے مراد ”اَللّٰہُ اَکْبَرُ“ کہنا ،تہلیل سے مراد ”لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ“ کہنا اور تلبیہ سے مراد ”لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ“پکارنا ہے۔

منیٰ سے سیدھا میدان عرفات پہنچنے کے بجائے پہلے وادی نمرہ میں زوال آفتاب تک رکنا مسنون ہے۔

زوال آفتاب کے بعد مسجد نمرہ میں پہلے امام کا خطبہ سننا اور پھر ظہر و عصر کی نمازیں ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ جمع اور قصر کر کے پڑھنا مسنون ہے۔

دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نفل یا سنت نماز ادا نہیں کرنی چاہئے۔

ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کرنے کے بعد میدان عرفات میں داخل ہونا مسنون ہے۔

زوال آفتاب سے قبل وقوف عرفہ جائز نہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فِیْ حَدِیْثِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ...فَسَارَ سُوْلُ اللّٰہِ ا وَلاَ تَشُکُّ قُرَیْشٌ اِلاَّ اَنَّہٗ ◆ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ کَمَا کَانَتْ قُرَیْشٌ تَصْنَعُ فِیْ الْجَاہِلِیَّةِ فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ا حَتّٰی اَتٰی عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتَ لَہٗ ◆ بِنَمِرَةً فَنَزَلَ بِہَا حَتّٰی اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَہٗ فَاَتٰی بَطْنَ الْوَادِیْ فَخَطَبَ النَّاسَ...ثُمَّ اَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰی الظُّہْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰی الْعَصْرَ وَلَمْ یُصَلِّ بَیْنَہُمَا شَیْئًا ثُمَّ رَکِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ا حَتّٰی اَتَی الْمُوْقِفَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت جابر بن عبداللہ w حجة الوداع والی حدیث میں فرماتے ہیں پھر رسول اکرم e منیٰ سے عرفات (کی طرف) چلے‘ قریش یقین رکھتے تھے کہ آپ e مزدلفہ میں ہی قیام فرمائیں گے جیسا کہ قریش زمانہ جاہلیت میں کیا کرتے تھے لیکن آپ e (مزدلفہ سے) آگے چلے گئے یہاں تک کہ عرفات میں پہنچ گئے وادی نمرہ میں آپ e کے لئے خیمہ لگایا گیا تھا۔ آپ e نے وہاں قیام فرمایا۔ جب آفتاب ڈھل گیا‘ تو آپ e نے (اپنی) قصواء اونٹنی تیار کرنے کا حکم دیا۔ آپ e اس پر سوار ہو کر وادی (نمرہ) کے بیچ میں تشریف لائے (آج کل مسجد نمرہ اسی جگہ پر ہے) وہاں آپ e نے لوگوں کو خطبہ دیا۔ پھر اذان اور اقامت ہوئی اور آپ e نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ دوبارہ اقامت ہوئی اور آپ e نے عصر کی نماز پڑھائی۔ ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی (نفل یا سنت) نماز نہیں پڑھی گئی۔ پھر آپ e (اپنی اونٹنی پر) سوار ہوئے اور (عرفات میں) کھڑے ہونے کی جگہ تشریف لائے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : منیٰ سے آکر وادی نمرہ (یا عرنہ) میں زوال آفتاب تک رکنا اور زوال آفتاب کے بعد وادی عرفات میں داخل ہونا افضل ہے۔ لیکن ہجوم کے باعث اگر کوئی ایسا نہ کرسکے تو کوئی حرج نہیں۔

حجة الوداع میں ”یوم عرفہ“ جمعہ کے روز تھا لیکن آپ e نے دونوں رکعتوں میں قرات جہر سے نہیں کی۔ گویا آپ e نے نماز جمعہ ادا نہیں کی بلکہ ظہر کی نماز قصر کر کے ادا فرمائی۔

اگر کسی شخص کو امام حج کے ساتھ کسی شرعی عذر کے باعث باجماعت نماز پڑھنے کا موقع نہ ملے‘ تو اسے اپنے خیمے میں دونوں نمازیں (ظہر اور عصر) جمع اور قصر اد ا کرنی چاہئیں۔ افراد زیادہ ہوں تو با جماعت جمع اور قصر نمازیں ادا کرنی چاہئے۔ واللہ اعلم بالصواب!

نبی اکرم e کے پیچھے عرفات میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع مقامی اور غیر مقامی صحابہ کرام y اور قصر کر کے پڑھیں۔ آپ e کا مقامی حضرات کو نماز پوری کرنے کا حکم دینا کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

وقوف عرفہ فرض ہے اگر یہ رہ جائے تو حج ادا نہیں ہوتا نہ ہی فدیہ دینے سے اس کی تلافی ہوتی ہے۔

وقوف عرفہ کا وقت9ذی الحجہ کے دن زوال سے لے کر10 ذی الحجہ کی طلوع فجر تک ہے۔

)) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَعْمُرَ ص قَالَ شَہِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ا فَاَتَاہُ نَاسٌ فَسَاَلُوْہُ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ا اَلْحَجُّ عَرَفَةُ فَمَنْ اَدْرَکَ لَیْلَةَ عَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجَرِ مِنْ لَیْلَةِ جَمْعٍ فَقَدْ تَمَّ حَجُّہٗ ((رَوَاہُ النِّسَائِیُّ
(صحیح)

حضرت عبدالرحمن بن یعمرt کہتے ہیں کہ میں نبی اکرمe کے پاس تھا کہ کچھ لوگ آئے اور حج کے بارے میں پوچھا‘ تو آپ e نے فرمایا ”حج عرفات میں ٹھہرنے کا نام ہے جو شخص مزدلفہ کی رات (یعنی 9 اور 10 ذی الحجہ کی درمیانی رات) طلوع فجر سے پہلے عرفات میں پہنچ جائے اس کا حج ادا ہو گیا۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اگر کسی شخص نے لاعلمی سے یا غلطی سے وادی عرفات کی بجائے وادی نمرہ میں وقوف کیا تو اس کا حج ادا نہیں ہو گا۔ ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر254

جو شخص 10 ذی الحجہ کی طلوع فجر سے پہلے پہلے گھڑی بھر کے لئے بھی میدان عرفات میں پہنچ جائے اس کا حج ادا ہو جاتا ہے۔

نماز ظہر اور عصر ادا کرنے کے بعد جبل رحمت (پرانا نام جبل آلال) کے قریب وقوف کرنا (کھڑے ہو کر دعائیں مانگنا) مستحب ہے لیکن میدان عرفات میں کسی بھی جگہ وقوف کرنا جائز ہے۔

عَنْ جَابِرٍ ص اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ا قَالَ ((نَحَرْتُ ہٰہُنَا وَمِنًی کُلُّ ہَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوْا فِیْ رِحَالِکُمْ وَوَقَفْتُ ہٰہُنَا وَعَرَفَةُ کُلُّ ہَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ ہٰہُنَا وَجَمْعٌ کُلُّہَا مَوْقِفٌ)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت جابر t کہتے ہیں کہ رسول اللہ e نے فرمایا ”میں نے یہاں قربانی کی ہے اور منیٰ کا میدان سارے کا سارا قربانی کی جگہ ہے‘ لہٰذا تم لوگ اپنی قیام گاہوں پر ہی قربانی کرلو اور میں نے یہاں(جبل رحمت کے قریب) وقوف کیا ہے جبکہ پورا میدان عرفات کی جگہ ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

میدان عرفات میں وقوف کے لئے قبلہ رو کھڑے ہونا مسنون ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدَاللّٰہِ ص فِیْ حَدِیْثِ حِجَّةَ الْوَدَاعِ...وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ یَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت جابر بن عبداللہ t حجة الوداع والی حدیث میں فرماتے ہیں (اونٹنی پر سوار ہونے کے بعد) نبی اکرم e قبلہ رو ہوئے اور غروب آفتاب تک وقوف فرمایا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

میدان عرفات میں دوران وقوف ہاتھ اٹھانا مسنون ہے۔

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ ص کُنْتَ رَدِیْفَ النَّبِیِّ ا بِعَرَفَاتٍ فَرَفَعَ یَدَیْہِ یَدْعُوْ فَمَالَتْ بِہٖ نَاقَتُہٗ فَسَقَطَ خِطَامُہَا فَتَنَاوَلَ الْخِطَامَ بِاَحْدَیْ یَدَیْہِ وَوَ رَافِعٌ یَدُ الْاُخْرٰی رَوَاہُ النِّسَائِیُّ

(صحیح)

حضرت اسامہ بن زید t کہتے ہیں میں عرفات میں نبی اکرم e کے پیچھے (اونٹنی پر سوار) تھا آپ e فرماتے ہیں آپ e دعا مانگنے کے لئے دونوں ہاتھ اٹھا رکھے تھے۔ اسی دوران آپ کی اونٹنی مڑی۔ اس کی نکیل ہاتھ سے

نے ایک ہاتھ سے اس کی نکیل تھام لی اور دوسرا ہاتھ دعاء کے لئے اٹھائے رکھا۔ اسے e گر گئی‘ تو آپ نسائی نے روایت کیا ہے۔

وقوف کے لئے جبل رحمت کے اوپر چڑھنا یا اس کی طرف منہ کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

وقوف کے لئے میدان عرفات میں آنا ضروری ہے۔

جس شخص نے غلطی سے یا لاعلمی میں وادی عرفات کی بجائے وادی نمرہ میں وقوف کیا‘ اس کا حج ادا نہیں ہو گا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ا : عَرَفَۃُ کُلُّہَا مَوْقِفٌ وَارْتَفِعُوْا عَنْ بَطْنِ عُرْنَۃَ وَمُزْدَلِفَۃُ کُلُّہَا مُوْقِفٌ،وَارْتَفِعُوْا عَنْ بَطْنِ مُحَسَّرٍ وَمِنٰی کُلُّہَا مُنْحَرٌرَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس w سے روایت ہے کہ رسول اکرم e نے فرمایا”میدان عرفات سارے کا سارا موقف ہے لیکن وادی عرنہ (یعنی نمرہ) سے بچے رہو (یعنی اس میں وقوف نہ کرو) اور مزدلفہ سارے کا سارا موقف ہے لیکن وادی محسرسے بچے رہو اور منیٰ سارے کا سارا قربان گاہ ہے۔“ اسے طحاوی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : وادی عرفات اور وادی نمرہ دونوں ایک دوسرے سے متصل ہیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ مسجد نمرہ کا ایک حصہ وادی عرفات میں ہے اور دوسرا وادی نمرہ میں مسجد کے اندر بورڈ لگا کر اس کی نشاندہی کی گئی ہے۔لہٰذا مسجد نمرہ میں قیام سے قبل حدود عرفات کی تحقیق کر لینی چاہئے تاکہ حج باطل نہ ہو۔

میدان عرفات قبولیت دعا کی بہترین جگہ اور یوم عرفہ قبولیت دعا کا بہترین دن ہے۔

میدان عرفات میں مانگی جانے والی بہترین دعا درج ذیل ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ ا قَالَ ((خَیْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ یَوْمِ عَرَفَۃَ وَخَیْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ قَبْلِیْ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ)) رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ (صحیح)

حضرت عمرو بن شعیب t اپنے باپ (شعیب) سے‘ شعیب اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم e نے فرمایا ”بہترین دعاء عرفہ کے دن کی دعاء ہے اور بہترین کلمات جو میں نے کہے اور جو مجھ سے پہلے انبیاء نے کہے وہ یہ ہیں ” اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں o وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں‘ بادشاہی اسی کے لئے ہے حمد کے لائق وہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : مذکورہ دعا کے علاوہ دوران وقوف آپ e نے جو دعائیں مانگیں ان کی تفصیل احادیث میں نہیں ملتی۔ واللہ اعلم بالصواب!

دعا مانگنے کے آداب‘ دعا میں جائز اور نا جائز امور‘ قبو لیت دعا کے الفاظ وغیرہ اور منتخب قرآنی و نبوی دعاؤں کے لئے مولف کی کتاب ”کتاب الدعا“ ملاحظہ فرمائیں۔

یوم عرفہ آگ سے برأت کا دن ہے۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ا قَالَ ((مَا مِنْ یَوْمٍ اَکْثَرَ مِنْ اَنْ یُعْتِقَ اللّٰہُ فِیْہِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ یَوْمِ عَرَفَۃَ وَاِنَّہٗ لَیَدْنُوْ ثُّم یُبَاہِیْ بِہِمُ الْمَلاَئِکَۃَ فَیَقُوْلُ مَا اَرَادَ ہٰؤُلاَءِ؟ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت عائشہ r کہتی ہیں کہ رسول اکرم e نے فرمایا ”عرفہ کے علاوہ کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کثر ت سے بندوں کو آگ سے آزاد کرے اس روز اللہ (اپنے بندوں کے) بہت قریب ہوتا ہے اور فرشتوں کے سامنے ان (حاجیوں) کی وجہ سے فخر کرتا ہے اور فرشتوں سے پوچھتا ہے (ذرا بتاؤ تو) یہ لوگ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

میدان عرفات میں وقوف کے لئے غسل کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

میدان عرفات میں موجود حجاج کو یوم عرفہ کا روزہ رکھنا منع ہے البتہ غیر حجاج کے لئے جائز ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ص قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ا : يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَاَيَّامُ التَّشْرِيْقِ عِيْدُنَا اَہْلَ الْاِسْلاَمِ وَہِیَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ (صحیح)

حضرت عقبہ بن عامر t کہتے ہیں کہ نبی اکرم e نے فرمایا ”عرفہ کا دن‘ قربانی کا دن اور ایام تشریق مسلمانوں کی عید کے دن اور کھانے پینے کے دن ہیں۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ ص قَالَ قَالَ رَسُوْلِ اللّٰہِ : صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰہِ اَنْ يُكَفِّرَ السُّنَّةَ الَّتِیْ قَبْلَہٗ وَالسُّنَّةَ الَّتِیْ بَعْدُہٗ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰہِ اَنْ يُّكَفِّرَ السُّنَّةَ الَّتِیْ قَبْلَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو قتادہ t کہتے ہیں رسول اللہ e نے فرمایا ”یوم عرفہ کے روزہ (کے ثواب) کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ (اس کے ذریعہ) گزشتہ ایک سال اور آنے والے ایک سال کے (صغیرہ) گناہ معاف فرما دے گا اور یوم عاشورہ (10محرم) کے روزہ (کے ثواب) کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ (اس کے ذریعہ) وہ گزشتہ ایک سال کے (صغیرہ) گناہ معاف فرمادے گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز ادا کئے بغیر میدان عرفات سے مزدلفہ آنا چاہئے۔

عرفات سے مزدلفہ آتے ہوئے اطمینان‘ سنجیدگی اور وقار کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

عَنْ جابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فِیْ حَدِيْثٍ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ...وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ خَلْفَہٗ وَدَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ا وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامِ حَتّٰى اِنَّ رِاسَہَا لَيُصِيْبُ مَوْرِكَ رِحْلِہٖ وَيَقُوْلُ بِيَدِہِ الْيُمْنٰى ((اَيُّہَا النَّاسُ السَّكِيْنَةَ السَّكِيْنَةَ))كُلَّمَا اَتٰى حَبْلاً مِنَ الْحِبَالِ اَرْخٰى لَہَا قَلِيْلاً حَتّٰى تَصْعَدَ حَتّٰى اَتٰى الْمُزْدَلِفَةَرَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت جابر بن عبداللہ t حجۃ الوداع والی حدیث میں فرماتے ہیں (وقوف عرفہ کے بعد) رسول اللہ e نے حضرت اسامہ t کو اپنے پیچھے (اونٹنی پر) سوار کرایا اور آگے بڑھے۔ آپ e نے (اپنی اونٹنی) قصواء کی مہار اس قدر کھینچی ہوئی تھی کہ اونٹنی کا سر (کجاوہ کے) مورک (کجاوہ کا وہ حصہ جس میں سوار اپنا پاؤں رکھ سکتا ہے) سے لگ رہا تھا۔ آپ e اپنے داہنے ہاتھ سے (اشارہ کر کے) فرما رہے تھے ”لوگو! سکون اور اطمینان سے چلو۔“ (راستہ میں) جب کوئی ریت کا ٹیلا آتا تو آپ e اونٹنی کی مہار ذرا ڈھیلی کر دیتے اور وہ ٹیلے پر چڑھ جاتی حتی کہ آپ مزدلفہ پہنچ گئے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : غروب آفتاب سے قبل میدان عرفات چھوڑنے پر ایک جانور کی قربانی واجب ہے۔

منیٰ سے عرفات اور عرفات سے مزدلفہ آتے ہوئے تلبیہ کہنا مسنون ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر276کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

9ذِیْ الْحَجَّةِ (لَيْلَةُ الْجَمْعِ)

9 اور10ذی الحجہ کی درمیا نی رات مزدلفہ میں بسر کرنا واجب ہے۔

9ذی الحجہ کو مغرب اور عشاء کی نمازیں قصر اور جمع کر کے مزدلفہ میں آکر ادا کرنی چاہئیں۔

دونوں نمازوں کے درمیان کوئی سنت یا نفل ادا نہیں کرنے چاہئیں

دونوں نمازیں ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ ادا کرنی چاہئیں

مزدلفہ کی رات جاگ کر عبادت کرنے کی بجائے سو کر گزارنا مسنون ہے۔

نماز فجر ادا کرنے کے بعد قبلہ رخ کھڑے ہو کر اچھی طرح روشنی پھیلنے تک وقوف کرنا (دعائیں مانگنا) چاہئے۔

آفتاب طلوع ہونے سے تھوڑا قبل روشنی پھیلتے ہی مزدلفہ سے منیٰ روانہ ہو جانا چاہئے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فِیْ حَدِیْثِ حِجَّۃِ الْوَدَاعِ قَالَ...حَتّٰی اَتَی الْمُزْدَلِفَۃَ فَصَلّٰی بِہَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ وَاِقَامَتَیْنِ وَلَمْ یُسَبِّحْ بَیْنَہُمَا شَیْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ا حَتّٰی طَلَعَ الْفَجْرُ وَصَلَّی الْفَجْرَ حِیْنَ تَبَیَّنَ لَہُ الصُّبْحُ بِاَذَانٍ وَاِقَامَۃٍ ثُمَّ رَکِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰی اَتَی الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ ◆فَدَعَاہُ وَکَبَّرَہُ وَہَلَّلَہُ وَوَحَّدَہُ فَلَمْ یَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰی اَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ◆ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت جابر بن عبداللہ w حجة الوداع والی حدیث میں بیان فرماتے ہیں کہ مزدلفہ آکر آپ e نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ ادا کیں۔ دونوں نمازوں کے درمیان آپ e نے کوئی دوسری نماز (نفل وغیرہ) ادا نہیں فرمائی۔ پھر آپ e نے طلوع فجر تک آرام فرمایا۔ جب صبح نمودار ہوئی تو فجر کی نماز‘ اذان اور اقامت کہنے کے بعد (باجماعت) ادا فرمائی پھر (اپنی اونٹنی) قصواء پر سوار ہوئے حتی کہ مشعر الحرام تک تشریف لائے پھر قبلہ رخ ہو کر دعائیں مانگیں‘ تکبیر و تہلیل کی اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت بیان فرمائی حتی کہ صبح خوب روشنی ہو گئی۔ پھر آپ e سورج طلوع ہونے سے پہلے (منیٰ کے لئے) روانہ ہو گئے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اگر کوئی شخص مزدلفہ میں رات بسر نہ کر سکے تو اسے ایک جانور کی قربانی دینی چاہئے۔

مزدلفہ میں نماز فجر عام دنوں کی نسبت وقت سے پہلے ادا کرنا مسنون ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ص قَالَ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ا صَلّٰی صَلاَۃً اِلاَّ لِمِیْقَاتِہَا اِلاَّ صَلاَتَیْنِ صَلاَۃَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّی الْفَجْرِ یَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِیْقَاتِہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت عبداللہ t فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم e کو ہمیشہ وقت پر نمازیں پڑھتے دیکھا ہے سوائے دو نمازوں کے، مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز جمع کر کے (یعنی مغرب کی نماز تاخیر سے ادا کی) اور اس دن نماز فجر آپ e نے وقت سے پہلے ادا فرمائی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

جس شخص نے نماز فجر مزدلفہ میں پالی اس کا وقوف مزدلفہ درست ہو گا اس پر کوئی فدیہ ہے نہ دم۔

عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ مُضَرِّسِ بْنِ اَوْسِ بْنِ حَارِثَۃَ بْنِ لاَمَ الطَّائِیِّ ث قَالَ : اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ا بِالْمُزْدَلِفَۃِ حِیْنَ خَرَجَ اِلَی الصَّلاَۃِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ا اِنِّیْ جِئْتُ مِنْ جَبَلَیْ طَیٍّ اَکْلَلْتُ رَاحِلَتِیْ وَاَتْعَبْتُ نَفْسِیْ وَاللّٰہِ مَا تَرَکْتُ مِنْ حَبَلٍ اِلاَّ وَقَفْتُ عَلَیْہِ فَہَلْ لِیْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ا ◆ مَنْ شَہِدَ صَلاَتَنَا ہٰذِہٖ وَوَقَفَ مَعَنَا حَتّٰی یُدْفَعَ وَقَدْ وَقَفَ بِعَرَفَۃَ قَبْلَ ذٰلِکَ لَیْلاً اَوْ نَہَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّہُ وَقَضٰی تَفَثَہُ ◆ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ (صحیح)

حضرت عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام طائی y کہتے ہیں میں مزدلفہ میں رسول اللہ e کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ نماز کے لئے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ (e)! میں قبیلہ طے کے پہاڑوں سے آیا ہوں۔ میں نے اپنی اونٹنی کو خوب دوڑایا اور اپنے آپ کو بھی خوب تھکایا (جلدی پہنچنے کے لئے) اور اللہ کی قسم! میں نے راستے میں کوئی پہاڑ ایسا نہیں چھوڑا جس پر (عرفات کے تصور سے) وقوف نہ کیا ہو‘ کیا میرا حج ہے یا نہیں؟" آپ e نے ارشاد فرمایا "جو شخص مزدلفہ میں ہماری اس نماز (فجر) میں حاضر ہوا اور ہمارے ساتھ وقوف (مزدلفہ) کر لیا یہاں تک کہ منیٰ کو روانہ ہو اور اس سے پہلے وقوف عرفہ بھی کرچکا ہو خواہ رات کے وقت یا دن کے وقت اس کا حج ہو گیا اور میل کچیل دور ہو گیا۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اگر کوئی شخص نماز عشاء کے آخری وقت (آدھی رات) تک کسی وجہ سے مزدلفہ نہ پہنچ سکے تو اسے نماز مغرب اور نماز عشاء دونوں جمع اور قصر کر کے مزدلفہ سے باہر جہاں کہیں ہو وہیں ادا کر لینی چاہئیں اور بعد میں مزدلفہ پہنچ جانا چاہئے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مزدلفہ کا سارا میدان موقف (وقوف کرنے کی جگہ) ہے۔ ہر حاجی اپنی اپنی قیام گاہ پر کھڑے ہو کر دعائیں مانگ سکتا ہے۔ لیکن مشعر الحرام پہاڑی کے دامن میں (جہاں آج کل مسجد ہے) کھڑے ہو کر دعائیں مانگنا افضل ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر249کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مزدلفہ میں کھڑے ہو کر دعائیں مانگنے کے لئے قبلہ رو ہونا اور ہاتھ اٹھانا مسنون ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 250,251کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

کمزوروں‘ بیماروں‘ بچوں‘ بوڑھوں اور عورتوں کو آدھی رات کے بعد مزدلفہ سے منیٰ جانے کی اجازت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ كَانَتْ سَوْدَةُ امْرَأَةً ضَخْمَةً ثَبِطَةً فَاسْتَاذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ ا اَنْ تُفِيْضَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ فَاَذِنَ لَہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت عائشہ r فرماتی ہیں حضرت سودہ r (ام المومنین) بھاری بھرکم خاتون تھیں۔ اسی لئے انہوں نے رسول اللہ e سے رات کے وقت مزدلفہ سے (منیٰ) روانہ ہونے کی اجازت چاہی تو آپ e نے انہیں اجازت دے دی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مزدلفہ سے سکون اور وقار کے ساتھ منیٰ آنا چاہئے لیکن وادی محسر سے تیزی کے ساتھ گزرنا چاہئے۔

عَنْ جَابِرٍ ص اَنَّ النَّبِيَّ ا اَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ وَزَادَ فِيْہِ بِشْرٌ وَاَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ وَعَلَيْہِ السَّكِيْنَةُ وَاَمَرَہُمْ بِالسَّكِيْنَةِ رَوَاہُ التِّرْمِذِيُّ (صحیح)

حضرت جابر t سے روایت ہے کہ نبی اکرم e (مزدلفہ سے منیٰ آتے ہوئے) وادی محسر سے تیزی سے گزرے۔ راوی بشر نے اس میں اضافہ کیا ہے کہ نبی اکرم e مزدلفہ سے سکون اور سنجیدگی کے ساتھ لوٹے اور لوگوں کو بھی سکون اور سنجیدگی سے چلنے کا حکم دیا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : وادی محسر‘ مزدلفہ اور منیٰ کے درمیان ایک وادی ہے جہاں اصحاب فیل پر عذاب نازل ہوا تھا۔ اس لئے آپ e نے وہاں سے جلدی جلدی گزرنے کا حکم دیا ہے۔

مزدلفہ سے منیٰ آتے ہوئے تلبیہ کہنا مسنون ہے۔

كَانَ رَدِيْفَ النَّبِیِّ ا فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّیْ حَتّٰی رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِرَوَاُ ٭عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہ النِّسَائِیُّ   (صحیح)

حضرت فضل بن عباس w (مزدلفہ سے منیٰ آتے ہوئے) نبی اکرم e کے پیچھے سوار تھے ان کا بیان ہے کہ آپ e جمرہ عقبہ کو رمی کرنے تک تلبیہ کہتے رہے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وقوف مزدلفہ کے بعد منیٰ روانہ ہونے سے پہلے صرف جمرہ عقبہ کی رمی کے لئے مزدلفہ سے سات کنکریاں چننا مستحب ہے۔ واجب نہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 298 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

10 ذِیْ الْحَجَّہ‘ یَوْ ُم النَّحْرِ

یوم النحر (قربانی کے دن) منیٰ پہنچ کر سب سے پہلے جمرہ عقبہ (جو مکہ کی طرف ہے) کو کنکریاں مارنی چاہئیں پھر قربانی کرنی چاہئے پھر حجامت بنوانی چاہئے اور اس کے بعد مکہ مکرمہ جا کر طواف افاضہ کرنا چاہئے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ا رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَی الْبُدْنِ فَنَحَرَہا وَالْحَجَّامُ جَالِسٌ فِيْمَن يَلِيْہِ ثُمَّ قَالَ اِحْلِقِ الشِّقَّ الْآخَرَ ، فَقَالَ ((اَيْنَ ٭الْاَيْمَنَ فَقَسَمَہ فَحَلَقَ شِقَّہ ◆ عَنْ رَاسِہ ◆وَقَالَ بِيَدِہ اَبُوْ طَلْحَةَ ؟)) فَاَعْطَاُ اِيَّاُ رَوَاُ مُسْلِمٌ

حضرت انس بن مالک t کہتے ہیں کہ رسول اکرم e نے (مزدلفہ سے منیٰ آنے کے بعد پہلے) جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں پھر اونٹوں کی طرف تشریف لائے اور انہیں ذبح کیا (پاس ہی) حجام بیٹھا تھا آپ e نے اسے ہاتھ کے اشارے سے سر مونڈنے کا حکم دیا۔ اس نے سر کا دایاں حصہ مونڈ دیا۔ آپ e نے بال نزدیک بیٹھے ہوئے لوگوں میں تقسیم کر دئیے۔ پھر آپ e نے حجا م کو سر کا بایاں حصہ مونڈنے کا حکم دیا۔ پھر پوچھا ”ابو طلحہ t کہاں ہے؟“ (وہ حاضر ہوئے تو) آپ e نے وہ بال ان کو عنایت فرما دئیے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ا اَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّی الظُّہْرَ بِمَنًی رَوَاُ مُسْلِمٌ

حضرت عبداللہ بن عمر w سے روایت ہے کہ نبی اکرم e نے قربانی کے دن ہی طواف افاضہ کیا پھر (مکہ سے) منیٰ واپس جا کر نماز ظہر ادا فرمائی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

قربانی کے دن جمرہ عقبہ پر رمی (کنکریاں مارنا)‘ قربانی‘ حجامت اور طواف زیارت بالترتیب کرنے افضل ہیں لیکن اگر کوئی شخص جانے بوجھے یا بے جانے بوجھے یا بھول کر آگے پیچھے کردے تو کوئی حرج نہیں۔

فَجَاءَ ٭عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ث قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ا فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمَنًی لِلنَّاسِ يَسْاَلُوْنَہ ہ رَجُلٌ آخَرُ ٭ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ا لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ فَقَالَ ((اِذْبَحْ وَلاَ حَرَجَ)) ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ا لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیْ فَقَالَ ((اِرْمِ وَلاَ حَرَجَ)) قَالَ فَمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ا عَنْ شَیْءٍ قُدِّمَ وَلاَ اُخِّرَ اِلاَّ قَالَ اِفْعَلْ وَلاَ حَرَجَرَوَاُ مُسْلِمٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصy سے روایت ہے کہ رسول اللہe حجة الوداع کے موقع پر منیٰ میں لوگ آپe سے مسائل دریافت کر سکیں۔ ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا ”میں نے لا علمی میں قربانی سے پہلے حجامت کروالی ہے“ آپe کھڑے ہوئے تا کہ نے ارشاد فرمایا ”اب قربانی کر لو‘ کوئی حرج نہیں ہے“ دوسرا شخص حاضر ہوا اور عرض کیا ”یا رسول اللہ (e)! لا علمی میں قربانی سے قبل کنکریاں مارنے سے پہلے ہی قربانی کر لی ہے“ آپe نے فرمایا ”اب کنکریاں مار لو‘ کوئی حرج کی بات نہیں ہے“ غرض رسول اللہe سے تقدیم اور تاخیر کے معاملے میں جو بھی سوال کیا گیا اس کے جواب میں آپe نے یہی جواب ارشاد فرمایا ”اب کرلو‘ کوئی حرج کی بات نہیں ہے“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

طواف زیارة کے بعد حج کی سعی ادا کرنی چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 227 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

حج کو حج اکبر اور قربانی کے دن (10 ذو الحجہ) کو یوم حج اکبر کہا جاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ا وَقَفَ یَوْمَ النَّحْرِ بَیْنَ الْجَمَرَاتِ فِیْ الْحَجَّةِ الَّتِیْ حَجَّ فَقَالَ ((اَیُّ یَوْمٍ ہٰـذَا ؟)) قَالُوْا یَوْمُ النَّحْرِ قَالَ ((ہٰـذَا یَوْمُ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ)) رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرw سے روایت ہے کہ رسول اللہ e قربانی کے روز (منیٰ میں) جمرات کے درمیان کھڑے ہوئے اس حج میں جو آپ e نے ادا کیا ارشاد فرمایا ”(لوگو!) یہ کون سا دن ہے؟“ صحابہ کرام y نے عرض کیا ”قربانی کا دن ہے“ آپ e نے ارشاد فرمایا ”یہ یوم حج اکبر ہے۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

ذی الحجہ کو منیٰ میں نماز عید ادا کرنا سنت سے ثابت نہیں ہے 10

وضاحت :رمی جمرہ عقبہ‘ قربانی‘ حجامت اور طواف زیارت کے مسائل بالترتیب آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔

{{

@@@